ختم نبوت

اور

بزرگانِ اُمت

مرزائیوں نے ایک پمفلٹ "ختم نبوت اور بزرگان امت" پاکستان اور ہندوستان میں بہ تعداد کثیر تقسیم کیا ہے۔ پمفلٹ کیا ہے' دجل و فریب اور عبارات سلف کی قطع و برید کا ایک شاطرانہ مجموعہ ہے۔ انہوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ نہ ملک کی اکثریت علوم دین اور عربی زبان سے واقف ہے' نہ عوام کو تمام کتابیں میسر ہیں' نہ کتابیں تلاش کر کے مطالعہ کی فرصت ہے' نہ ہی وہ تمام مسلمان جن کے ہاتھوں میں کذب و افتراء کا یہ پلندہ پہنچے گا' علمائے اسلام سے ان عبارات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ممکن ہے کہ بعض اشخاص اس سے متاثر ہو کر قادیانی نبوت کے گردیدہ ہو جائیں اور اس طرح چند مسلمانوں کو قادیانی نبوت کا حلقہ بگوش بنایا جا سکے۔ دراصل یہ پمفلٹ مودودی صاحب کے کتابچہ ختم نبوت کا ردعمل ہے۔ اس میں قادیانیوں کا روئے سخن مودودی صاحب کی طرف ہے۔ مرزائیوں نے مودودی صاحب کو متعدد بار چیلنج دیا ہے کہ ہمارے اس پمفلٹ کا جواب لکھئے۔ قادیانی پمفلٹ کو شائع ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے' مودودی صاحب نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ شاید وہ بزرگان امت پر قادیانیوں کے عائد کردہ افتراؤں کا جواب لکھنا اپنے لیے تضیع اوقات سمجھتے ہوں گے۔ متعدد دینی حلقوں نے عموماً اور جناب سردار محمد خاں صاحب لغاری رئیس اعظم چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خاں نے خصوصاً ارشاد فرمایا کہ آپ اکابرین امت پر لگائے گئے بہتانات کا جواب شائع کریں تاکہ عامتہ المسلمین پر قادیانی تحریفات کی حقیقت واضح ہو جائے۔ ان مختصر اوراق میں اجمالی تبصرہ کیا جاتا ہے۔

ناقابل اعتبار روایت

مرزائی : سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر فرماتے ہیں۔ **لو عاش لکان صدیقا نبیا** ("ابن ماجہ" جلد۱' ص ۲۳۷' کتاب "الجنائز") اگر میرا بیٹا (ابراہیمؑ) زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بنتا۔ گویا آیت خاتم النبیین صاحب زادہ ابراہیمؑ کے نبی بننے میں روک نہ تھی۔ محض ان کا وفات پا جانا ان کے نبی بننے میں روک تھا۔ (پمفلٹ ۳

مذکور ص ۳)

جواب : مرزائیوں نے ابن ماجہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اسی کتاب میں اسی روایت کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ

(۱) بعض محدثین نے اس کی صحت میں کلام کیا ہے۔

(۲) **لو عاش ابراهیم لکان نبیا قال النووی فی تهذیبه هذا الحدیث باطل** ("موضوعات کبیر" ص ۵۸) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ "اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا" یہ باطل حدیث ہے۔

(۳) **قال ابن عبدالبر فی تمهیده لا ادری ماهذا** ("موضوعات کبیر" ص ۵۸) محدث اعظم حضرت علامہ ابن عبدالبر رحمتہ اللہ علیہ تمہید میں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ روایت کیا ہے؟

(۴) شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "مدارج النبوت" جلد دوم، ص ۲۶۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ہے، جو ضعیف ہے۔ اس راوی کے متعلق بلند پایہ محدثین کرام کے ارشادات ہیں۔

(۵) ثقہ نہیں ہے۔ (حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام یحییٰؒ، حضرت امام داؤد)

(۶) منکر حدیث ہے۔ (حضرت امام ترمذیؒ)

(۷) متروک الحدیث ہے۔ (حضرت امام نسائیؒ)

(۸) اس کا اعتبار نہیں۔ (حضرت امام جوزجانیؒ)

(۹) ضعیف الحدیث ہے۔ حضرت امام ابوحاتمؒ

(۱۰) ضعیف ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ("تہذیب التہذیب" جلد اول، ص ۱۴۴-۱۴۵)

(مرزائیوں کی مندرجہ بالا نقل کردہ حدیث بھی حکم ہی سے روایت ہے)

یہ حال ہے اس روایت کی صحت کا، جس کو مرزائیوں نے اپنے باطل عقیدہ "اجرائے نبوت" کی توثیق کے لیے پیش کیا ہے۔

اس روایت میں حرف لو ہے' جو امتناع اور ناممکنات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا (انبیا نمبر۲۲) اگر (زمین و آسمان) دونوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوتا تو دونوں بگڑ جاتے' جیسے دو خدا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ نہ رہ سکتے تھے اور نہ نبی ہو سکتے تھے۔

بہتان عظیم

مرزائیوں نے اس پمفلٹ میں بارہ اکابرین امت پر عظیم بہتان لگایا ہے کہ یہ حضرات معاذ اللہ مرزائیوں کی طرح امت محمدیہؐ میں غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ اپنے باطل عقیدہ کے اثبات کے لیے انہوں نے بزرگان دین کے چند اقوال نقل کیے ہیں کہ "کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا" "اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا' جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے شریعت دے کر مامور کرے۔ یعنی نئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا" "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں' بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے"۔

جن حضرات نے ایسی عبارات لکھی ہیں' ان کے پیش نظر تین امور تھے۔

اول : حضرت مسیح علیہ السلام کا تشریف لانا' بظاہر آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے منافی معلوم ہوتا ہے۔

دوئم : حدیث لم یبق من النبوت الاالمبشرات (نبوت سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں) میں نبوت کے ایک جز کو باقی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث سطحی طور پر حدیث لانبی بعدی کے مخالف نظر آتی ہے۔

سوم : بعض علماء صوفیاء کو وحی و الہام سے نوازا جاتا ہے' جس سے بادی النظر میں ختم نبوت سے تعارض معلوم ہوتا ہے۔

ان تینوں امور کے متعلق حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ امر اول کے متعلق فرماتے ہیں۔

وان عیسی علیہ السلام اذا نزل مایحکم الا بشریعۃ محمد صلی

اللہ علیہ وسلم ("فتوحات مکیہ" ج۱' باب ۱۴' ص ۱۵۰)

"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے"۔

امر دوم کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے۔

قالت عائشہؓ اول ما بدی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرویا فکان لا یری رویا الا خرجت مثل فلق الصبح وھی التی ابقی اللہ علی المسلمین وھی من اجزاء النبوۃ فما ارتفعت النبوۃ بالکلیہ ولھذا قلنا انما ارتفعت نبوہ التشریع فھذا معنی لا نبی بعدہ

("فتوحات مکیہ" ج۲' باب ۷۳' (سوال ۲۵)

"ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے پہلے سچے خواب نظر آتے تھے۔ جو چیز حضور رات کو دیکھتے تھے' وہ خارج میں صبح روشن کی طرح آپ کو نظر آتی تھی اور یہ وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر باقی رکھی ہے۔ اور یہ خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہے۔ پس اس اعتبار سے کلی طور پر نبوت ختم نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے ہم نے کہا ہے۔ لا نبی بعدی کا معنی یہ ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں کیونکہ رویاء صالحہ اور مبشرات باقی ہیں"۔

اس ارشاد سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سچا خواب نبوت کا ایک جز ہے اور رویا صالحہ ہی غیر تشریعی نبوت ہے' جو امت محمدیہ میں جاری ہے اور حدیث **لا نبی بعدی** کا یہ معنی ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں اور غیر تشریعی نبوت یعنی رویا صالحہ اور مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا ایک جز ہے' نبوت نہیں۔

امر سوم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

فلا ولیاء والا نبیاء الخبر خاصہ ولا نبیاء الشرائع والرسل

الخبر والحکم ("فتوحات مکیہ" ج۲' باب۱۵۸' ص۲۵۷)

"انبیاء و اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (خبر خاصہ) کے ذریعہ خصوصی خبر دی جاتی ہے اور انبیاء کے لیے تشریعی احکام نازل ہوتے ہیں اور رسول کے لیے خبر بھی ہوتی ہے اور دوسروں کو حکم کرنا بھی ہوتا ہے"۔

حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس عبارت میں اولیاء اور انبیاء کو خبر اور وحی میں ظاہراً مشترک قرار دے کر شریعت کا اختصاص صرف انبیاء علیہم السلام کے لیے کیا ہے اور رسالت کا مقام اس سے بھی بلند بتایا ہے۔ ان پر تشریعی احکام بھی نازل ہوتے ہیں اور ان کا فرض منصبی دوسروں کو حکم کرنا بھی ہوتا ہے۔

حضرت شیخ اکبرؒ نے تو حیوانات کی فطرتی ہدایت کو بھی نبوت کا نام دیا ہے۔

وھذہ النبوۃ ساریۃ فی الحیوان مثل قولہ تعالیٰ واوحی ربک الی النحل ("فتوحات مکیہ" ج۲' باب۱۵۵' ص۲۵۴)

"اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی"۔

حضرت ابن عربیؒ گھوڑے' گدھے' بلی' چھپکلی' چوہے' چمگادڑ' الو اور شہد کی مکھی وغیرہ حیوانات میں بھی نبوت جاری تسلیم کرتے ہیں۔ کیا مرزائی "قادیانی نبوت" کو اسی قبیل سے سمجھتے ہیں؟

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ حقیقت صاف واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت شیخ اکبرؒ تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کا جو فرق بیان فرماتے ہیں' ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت و رسالت مل سکتی ہے لیکن تشریعی نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو وحی نبی و رسول پر نازل ہوتی ہے وہ تشریعی ہی ہوتی ہے اس میں اوامر و نواہی ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر وحی تشریعی نازل نہ ہوگی' اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ

نازل ہوں گے اور وہ بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ نیز نبوت کا ایک جز مبشرات قیامت تک باقی ہے اور بعض خواص کو الہام اور وحی ولایت ہو سکتی ہے لیکن کسی پر نبی اور رسول کا لفظ ہرگز نہیں بولا جا سکتا۔ فرماتے ہیں:

کذالک اسم النبی زال بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ زال التشریع المنزل من عند اللہ بالوحی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم

("فتوحات مکیہ" ج۲' ص۵۸' باب ۷۳' سوال ۲۵)

"اسی طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا لفظ کسی پر نہیں بولا جا سکتا کیونکہ آپؐ کے بعد وحی جو تشریعی صورت میں صرف نبی پر ہی آتی ہے۔ ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہے"۔

مطلب واضح ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو تشریعی احکام لاتا ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد احکام شرعیہ (اوامر و نواہی) کا نازل ہونا ممتنع اور محال ہے۔ اس لیے کسی پر لفظ نبی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم

قادیانی اعتراض: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صحابہ کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں۔ **قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ** ("در منثور" ج۵' ص۲۰۴' "و تکملہ مجمع البحار" ص۸۵) کہ اے لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو ضرور کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ آئے گا۔ کس لطیف انداز میں فرماتی ہیں کہ اے مسلمانو! کبھی **لانبی بعدی** کے الفاظ سے ٹھوکر نہ کھانا۔ خاتم النبیین کی طرف نگاہ رکھنا مگر یہ نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (پمفلٹ مذکور' ص۲ و ۳)

جواب: کتنا صریح جھوٹ اور بہتان عظیم ہے ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کہ وہ "فرماتی ہیں اے مسلمانو! کبھی **لانبی بعدی** کے الفاظ سے ٹھوکر نہ کھانا۔ اگر امت مرزائیہ حضرت ام المومنین کے یہ الفاظ دنیا کی کسی کتاب سے دکھا دے تو ہم اسے ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔ اگر نہ دکھا سکے اور یقیناً

کبھی نہ دکھا سکے گی تو یہ سمجھ لے کہ جھوٹے بہتان باندھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **لعنت اللہ علی الکاذبین۔**

جملہ **قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولو الا نبی بعدہ** کی حضرت ام المومنین کی طرف نسبت یہ ایسا قول ہے کہ دنیا کی کسی مستند کتاب میں اس کی سند نہیں۔ میں نے بیسیوں مناظروں میں قادیانی مبلغین کو انعامی چیلنج دیا کہ اگر حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک **اس قول** کی سند دکھا دو تو **دس ہزار** روپیہ انعام لو۔ کسی مرزائی مناظر کو ہمت نہیں ہوئی کہ میرے اس چیلنج کو منظور کر سکے۔

اگر بالفرض اس بے سند قول کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ نصوص قطعیہ کے پیش نظر حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اس لیے یہ نہ کہو کہ کوئی نبی آئے گا نہیں۔ ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کہو، جس کے معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا یا کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہوگا۔

ختم نبوت کے متعلق حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن مجید، احادیث نبوی، اجماع صحابہ اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے۔ آپ نے فرمایا۔

عن عائشۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی بعدی من النبوۃ شئی الا المبشرات قالو ایا رسول اللہ ما المبشرات قال الرویا الصالحۃ یرھا الرجل اوترى لہ ("مسند احمد" ج۶، ص۱۲۹، "کنز العمال")

"حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت سے کچھ بھی باقی نہیں۔ ہاں صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اچھے خواب ہیں۔ آدمی خود ان کو دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا آدمی دیکھتا ہے"۔

حضرت امام محمد طاہر رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق فریب

مرزائی اعتراض: حضرت امام صاحب مصنف "مجمع البحار" لکھتے ہیں یعنی حضرت عائشہؓ نے جو یہ فرمایا کہ اے مسلمانو! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاتم النبیین کے الفاظ تو بے شک استعمال کیا کرو لیکن لا نبی بعدہ کے الفاظ استعمال نہ کیا کرو۔ یہ بات لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ لانبی بعدی فرمانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا' جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ ("تکملہ مجمع البحار" ص۸۵)

جواب: دنیا میں سب سے بڑا دھوکا باز وہ شخص ہے' جو دین و مذہب کے متعلق فریب دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ شاید موجودہ دور میں مذہبی دھوکا دہی مرزائیوں کے لیے الاٹ ہو چکی ہے۔ اس لیے انہوں نے مکمل عبارت درج نہیں کی' بلکہ ماقبل اور مابعد کو چھوڑ کر ایک جملہ' جسے انہوں نے اپنے لیے مفید سمجھا' نقل کر دیا۔ ہم پوری عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ عامتہ المسلمین پر قادیانیوں کی خیانت واضح ہو جائے۔

> **وفی حدیث عیسی انہ یقتل الخنزیر و یکسر الصلیب و یزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسہ بان یتزوج و یولد لہ وکان لم یتزوج قبل رفعہ الی السماء فزاد بعد الھبوط فی الحلال فحینئذ یومن کل احد من اھل الکتب یتیقن بانہ بشر و عن عائشۃؓ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ وھذا ناظرا الی نزول عیسی و ھذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔** ("تکملہ مجمع البحار" ص۸۵)

"اور حدیث میں ہے کہ نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور حلال چیزوں میں زیادتی کریں گے یعنی نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ آسمان پر جانے سے پہلے انہوں نے نکاح نہ کیا تھا۔ ان کے آسمان سے اترنے کے بعد حلال میں اضافہ

ہوگا۔ (اولاد ہوگی) اس زمانہ میں ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا کہ یقیناً یہ بشر رسول ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہو اور یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ صدیقہؓ کا فرمان **لا تقولوا لا نبی بعده** اس بات کے مدنظر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث لا نبی بعدی کے مخالف نہیں اس لیے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو حضور کے دین کا ناسخ ہو"۔

واضح بیان ہے کہ اگر **لا تقولوا لا نبی بعده** حضرت ام المومنینؓ کا مقولہ ثابت ہو جائے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا۔ ان کا تشریف لانا حدیث **لا نبی بعدی** کے خلاف نہیں۔ اس لیے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا' جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کر دے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لیے تشریف لائیں گے نہ کہ اسلامی تعلیمات کو منسوخ کرنے کے لیے۔

حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض: تصوف کے امام حضرت ابن عربی لکھتے ہیں (ترجمہ) وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ختم ہوئی ہے' وہ صرف شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت پس اب ایسی شریعت نہیں آ سکتی' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ قرار دے یا آپ کی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ **ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت** کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہے۔ میرے بعد نہ رسول ہے' نہ نبی۔ یعنی کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا' جو ایسی شریعت پر ہو' جو میری شریعت کے خلاف ہو' بلکہ جب کبھی نبی آئے گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔" ("فتوحات مکیہ" ج۲' ص۳) مرزائی ٹریکٹ' ص۴)

جواب: ہم اوپر اسی کتاب "فتوحات مکیہ" سے چند عبارات نقل کر چکے ہیں کہ جن سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق اور عقیدہ یہ تھا کہ نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت لاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شریعت نہیں لائے گا اور نہ کسی کے متعلق لفظ نبی استعمال کیا جائے گا۔ وہ ولایت' الہام اور مبشرات کو امت میں جاری مانتے ہیں اور اسی کو غیر تشریعی نبوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے قائل ہیں۔ آمد ثانی کے بعد حضرت مسیح پر کسی نئے اوامر و نواہی کا نزول نہیں مانتے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ وہ شریعت محمدیہ' کو منسوخ نہ کریں گے بلکہ اسی شریعت کی متابعت کریں گے۔

حیرت اور ہزار حیرت ہے امت مرزائیہ پر کہ ان کے قادیانی نبی نے حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں پر کافر ملحد اور زندیق کا فتویٰ لگایا ہے۔ (وحدت وجود پر مرزا قادیانی کا ایک خط بنام میر عباس علی) لیکن مرزائی ہیں کہ اپنے نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لیے معاذ اللہ اسی ملحد اور زندیق کی پناہ لے رہے ہیں۔ ان کے اس طرز استدلال پر ارسطو کی روح بھی پھڑک اٹھی ہوگی۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت دھوکا

مرزائی اعتراض: مثنوی میں مولانا روم فرماتے ہیں۔

"فکر کن در راہ نیکو خدمتے تانبوت یابی اندر امتے"

کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے (مثنوی مولانا روم' دفتر اول' ص ۵۳)

جواب: مثنوی شریف کے اس شعر کے کسی لفظ کا معنی نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبی مبعوث کرے گا۔ اس شعر کا

مفہوم یہ ہے کہ نیک اعمال کے لیے کوشش کرنے سے مومن کو فیضان نبوت سے نوازا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کسبی نہیں' بلکہ وہبی ہے۔ حضرت مولانا تو ہر متبع سنت پیرو مرشد کو مجازاً نبی کہتے ہیں۔

دست را مسپار جز در دست پیر — پیر حکمت او علیم ست و خبیر
آں نبی وقت باشد اے مرید — تا ازاو نور نبی آید پدید

درحقیقت علیم و خبیر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ پیر کو مجازاً علیم و خبیر فرمایا ہے، کیونکہ پیر مرید کے احوال و مقامات سے باخبر ہوتا ہے۔ دوسرے شعر کا مفہوم ہے کہ پیر اپنے مرید کے لیے بمنزلہ نبی ہوتا ہے کیونکہ مرید کو پیر کی وساطت سے فیض نبوت حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بیسیوں مقامات پر ختم نبوت کا اعلان کیا ہے۔ مرزائیوں کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہے۔ اس لیے انہیں مثنوی شریف میں ختم نبوت کے اشعار نظر نہیں آتے۔ مشتے نمونہ از خروارے مختلف مقامات کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

زیں حکایت کرد آں ختم رسل — از ملیک لایزال و لم یزل
سکہ شاہاں ہمی گردد دگر — سکہ احمد ببیں تا مستقر
یا رسول اللہ رسالت را تمام — تو نمودی ہم چو شمس بے غمام
ایں ہمہ انکار کفراں زاو شان — چوں در آمد سید آخر الزمان

مرزائی پمفلٹ میں مثنوی شریف کے اور تین شعر نقل کئے ہیں' جن کا اجرائے نبوت کے باطل عقیدہ سے اتنا تعلق بھی نہیں' جتنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا محمدی بیگم کے آسمانی نکاح سے تھا۔ مثلاً:

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل اونے بودنے خواہند بود

مرزائی ترجمہ: یعنی آپؐ خاتم اس لیے ہوئے کہ آپ بے مثل ہیں۔ فیض روحانی کی بخشش ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی پہلے ہوا اور نہ آئندہ آپ جیسے ہوں

گئے۔ (ٹریکٹ ص ۳)

جواب : اس شعر کو "اجرائے نبوت" سے کیا تعلق؟ اس میں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل و کمالات اور روحانی فیوض کا تذکرہ ہے۔ یہ قادیانیوں کا محض افترا ہے کہ حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "اجرائے نبوت" کے قائل تھے' جس کا کوئی ثبوت وہ پیش نہیں کر سکے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض : امام شعرانی فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) کہ یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے۔ ("الیواقیت و الجواہر" ج ۲' ص ۲)

جواب : حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ پر افتراء ہے کہ وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزائیوں کی طرح غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ امام شعرانیؒ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کی تقسیم انہیں تین امور کے پیش نظر کی ہے۔ جن کا ذکر ہم نے حضرت شیخ اکبرؒ کے حوالہ جات سے کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

وکذالک عیسی علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ("الیواقیت و الجواہر" ج ۲' ص ۳۸)

"اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے"۔

صاف الفاظ ہیں کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام جدید شریعت نہیں لائیں گے بلکہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام پر عمل پیرا ہوں گے۔ حضرت امام شعرانی حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا قول نقل فرماتے ہیں:

وھذا باب اغلق بعد موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلا یفتح الا حد الی یوم القیامہ ولکن بقی للاولیاء وحی الا لھام الذی لا تشریع فیہ ("الیواقیت و الجواہر" ج۲' ص۳۷)

"اور یہ (نزول وحی نبوت کا) دروازہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بند ہوچکا ہے اور قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھل سکتا۔ لیکن اولیاء کے لیے وحی الہام ہوتی رہے گی' جس میں شرعی احکام نہ ہوں گے"۔

اس عبارت نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ حضرت محی الدین ابن عربی اور امام شعرانی دونوں حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی ہے ہاں اولیاء اللہ کو الہام ہوتے ہیں' جن میں شرعی احکام یعنی اوامر و نواہی نہیں ہوتے' ان الہامات کو مبشرات کہا گیا ہے ان پر نبوت کا اطلاق نہیں ہوتا۔

امام شعرانی نے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار فرمایا ہے **اعلم ان الا جماع قد انعقد علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کما انہ خاتم النبیین** ("الیواقیت و الجواہر" ج۲' ص۳۷) "جان لے کہ اس عقیدہ پر امت کا اجماع منعقد ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں اسی طرح نبیوں کے بھی خاتم ہیں"۔

حضرت مولانا عبدالکریم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر اتہام

قادیانی اعتراض : حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں (ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی بند ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرار پا گئے کیونکہ آپ ایسی کامل شریعت لائے جو اور کوئی نبی نہ لایا۔ ("الانسان کامل" ج۱' ص۹۸' مطبوعہ مصر)

جواب : حضرت محی الدین ابن عربی اور حضرت امام شعرانی کی طرح حضرت عبدالکریم جیلانی کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی وہ ہوتا ہے جس پر وحی تشریعی نازل ہو

اور وحی تشریعی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نازل نہ ہوگی۔ انہوں نے کہیں نہیں لکھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد امت میں نئے نبی مبعوث ہوں گے۔ مرزائیوں میں ہمت ہے تو ان کی کوئی عبارت پیش کریں لیکن تمام امت مرزائیہ دم واپسیں تک ایسی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائیوں نے حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر بھی یہ بہتان تراشا ہے کہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس افتراء کا حقیقی جواب تو لعنت اللہ علی الکاذبین ہی ہے۔ تفہیمات کے الفاظ میں کس لفظ کا معنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی مبعوث ہوں گے؟ حضرت کے الفاظ "اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالی لوگوں کے لیے شریعت دے کر مامور کرے" تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق انہیں تین وجوہ کی بنا پر ہے، جو ہم تحریر کر چکے ہیں۔ ختم نبوت کے متعلق حضرت شاہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے:

(۱) نیست محمد پدر ہیچ کس از مردمان شما لیکن پیغمبر خدا است و مہر پیغمبران یعنی بعد از وے ہیچ پیغامبر نباشد۔" (فتح الرحمان زیر آیت خاتم النبیین)

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن خدا تعالی کے پیغمبر ہیں اور پیغمبروں پر مہر یعنی حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۲) اقول لاالنبوۃ انقضت بوفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

("حجتہ اللہ البالغہ" ج۲، ص۵۰۶)

"میں کہتا ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔

(۳) واعلم ان الدجا جلہ دون الدجال الاکبر کثیرۃ ویجمعہم امر واحد و ہو انہم یذکرون اسم اللہ و یدعون الناس الیہ الی ان

قال فهم من يدعى النبوة ("تفہیمات الہیہ" ج ۲' ص ۱۹)

"جان لو کہ دجال اکبر سے پہلے بہت سے دجال آئیں گے اور سب میں یہ امر مشترک ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں گے۔ ان دجالوں میں سے وہ دجال بھی ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے"۔

مرزائیوں کے قلوب میں اگر ذرہ بھر بھی خوف خدا اور انصاف ہو تو انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (جنہیں مرزائی بارہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں) حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کے قائل تھے یا تمام مدعیان نبوت کو دجالوں کا گروہ قرار دیتے تھے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائی اعتراض : حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) خاتم الرسل علیہ الصلوۃ والسلام کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متبعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے اس میں شک مت کرو۔ (مکتوب نمبر ۳۰۱' ص ۴۳۲' جلد اول' "مکتوبات امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ)

جواب : کہاں مرزائیوں کا "اجرائے نبوت" جیسا باطل عقیدہ اور کہاں حضرت مجدد کے حقائق و معارف۔ حضرت کی مندرجہ بالا عبارت کے کن الفاظ کا مفہوم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے؟ عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ حضورؐ کی کامل اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمالات نبوت عطا کئے جاتے ہیں نہ کہ انہیں نبی بنا دیا جاتا ہے۔ امت کے ذی شان افراد کو کون سے کمالات سے نوازا جاتا ہے؟ حضرت مجددؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"مثل قلت حساب و کفارت زلات بشریت و ارتفاع درجات و مراعات صحبت فرشتہ مرسل کہ ازاکل و شرب پاک است و کثرت ظہور خوارق کہ مناسب مقام

نبوت اندوامثال آں باید دانست کہ حصول دین موجبت درحق انبیاء علیہم الصلوۃ والسلیمات بے توسط است۔ درحق اصحاب انبیاء علیہم الصلوۃ التحیات کہ بہ تبعیت و وراثت بایں دولت مشرف گشتہ اند بتوسط انبیاء است علیہم الصلوۃ والبرکات۔"
(مکتوب نمبر ۲۰۲' حصہ پنجم' ص ۱۴۲' ۱۴۳)

مرزائیوں کو کون سمجھائے کہ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے پیش نظر حساب میں آسانی' معمولی لغزشوں کی معافی' درجات کی بلندی' ملا ئکہ سے ملاقات اور کثرت ظہور خوراق ایسے کمالات نبوت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ سے امت محمدیہ کے برگزیدہ افراد کو عطا کئے جاتے ہیں۔ یہ چند فضائل و کمالات اجزائے نبوت ہیں اور چند کمالات نبوت کے حصول سے نبوت نہیں مل جاتی۔ شجاعت' سخاوت وغیرہ صفات حسنہ بھی کمالات نبوت ہیں۔ کیا ہر شجاع اور ہر سخی مسلمان نبی بن جاتا ہے؟

حضرت والا اپنے عقیدہ کا اظہار ان الفاظ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ وعلیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ و علیہم الصلوۃ والسلیمات" (مکتوب نمبر ۱۷' دفتر سوم' ج ثالث' ص ۳۵)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا شرف حاصل کریں گے۔

"اول انبیاء حضرت آدم است علی نبینا وعلیہ و علیہم الصلوۃ والسلیمات و التحیات و آخر شان و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ و علیہم الصلوۃ والسلیمات۔ (مکتوبات دفتر سوم' مکتوب نمبر ۱۷' ص ۳۵)

ترجمہ ۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور نبیوں میں سب سے آخر اور ان کی نبوت کو ختم کرنے والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صاف الفاظ ہیں کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نبی مبعوث ہوئے اور سب نبیوں کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اس لیے

حضورؐ آخری نبی ہیں۔

حضرت نواب صدیق حسن خاں رحمتہ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض : حضرت نواب صاحب فرماتے ہیں **لا نبی بعدی** آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ (یعنی پہلی شریعت منسوخ کر کے نئی شریعت) لے کر نہیں آئے گا۔" ("اقتراب الساعۃ" ص ۱۶۲)

جواب : حضرت نواب صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق اتہام ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "اجرائے نبوت" کا عقیدہ رکھتے تھے۔ ان کی کسی کتاب میں اس خلاف اسلام نظریہ کا شائبہ تک نہیں۔ **لا نبی بعدی** کے مفہوم میں "کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔" اس لیے کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام بعد از نزول نئی شریعت لا کر شریعت اسلامیہ کو منسوخ نہ کریں گے بلکہ خود اسی شریعت کی متابعت کریں گے۔

ان کا اپنا عقیدہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

ہمارے حضرت خاتم النبیینؐ ہیں اور ناسخ جملہ شرائع ماقبل۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ آپؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور صفی ہیں۔

اول انبیاء آدم علیہ السلام ہیں اور آخر انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم"۔ ("عقیدۃ السنی" مصنفہ حضرت نواب صدیق حسن خاں' ص ۱۵'۱۶)

حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائی اعتراض :"مولانا عبدالحی صاحب فرماتے ہیں۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔"(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس نیا ایڈیشن' ص ۱۶)

جواب :حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث

مروی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں اور ہر زمین میں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ ایک گروہ اس حدیث کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا دوسرا گروہ اسے صحیح و معتبر مانتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی اس دوسرے گروہ میں شامل ہیں اس حدیث کی تحقیق تشریح کے سلسلہ میں حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نے تحذیر الناس" اور حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ نے آیات بینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات" اور دافع الوسواس فی اثر ابن عباس" اردو زبان میں اور زجر الناس علی از کار اثر ابن عباس" عربی میں تحریر فرمائی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم حضرت مولانا عبدالحی صاحب کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔

"پس اس امر کا اعتقاد کرنا چاہئے کہ خواتم طبقات باقیہ بعد عصر نبویہ نہیں ہوئے یا قبل ہوئے یا ہم عصر اور بر تقدیر اتحاد عصر وہ تبع شریعت محمدیہ ہوں گے اور ختم ان کا بہ نسبت اپنے حلقہ کے اضافی ہوگا اور ختم ہمارے حضرت کا عام ہوگا۔" (فتویٰ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی ملحقہ "تحذیر الناس" ص ۴۴)

حضرت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک آخری نبی ہوگا۔ لیکن باقی چھ زمینوں میں سے ہر زمین کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں ہو سکتے۔" اگر حضورؐ کے زمانہ کے قبل ہوں تو جائے اعتراض نہیں اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر ہوں تو ان تمام کی خاتمیت اپنی زمین اور اپنے طبقہ کے لحاظ سے اضافی ہوگی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت ان سب کے بعد اور حقیقی ہوگی اور وہ حضورؐ ہی کی شریعت کے تبع ہوں گے۔ رہا یہ ارشاد کہ "بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے" یہ نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے پیش نظر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح حضور

علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد نازل ہوں گے کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے بلکہ حضورؐ ہی کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔

حضرت مولانا عبدالحی صاحب عقیدہ ختم نبوت کے متعلق اپنے ایک فتویٰ میں حضرت علامہ ابو شکور سالمی کی مندرجہ ذیل عبارت نقل فرماتے ہیں۔

اعلم ان الواجب علی کل عاقل ان یعتقد ان محمدا کان رسول اللہ والان ھو رسول اللہ وکان خاتم الانبیاء ولا یجوز بعدہ ان یکون احد انبیاء ومن ادعی النبوۃ فی زماننا یکون کافرا۔ ("فتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی" جلد اول' ص ۹۹)

جاننا چاہئے کہ ہر عاقل پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں اور آپ تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں آپؐ کے بعد کسی کا نبی بننا جائز نہیں اور جو آج ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند فرماتے ہیں۔

(الف) "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔" ("تحذیر الناس" ص ۳)

(ب) "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ("تحذیر الناس" ص ۲۸)

جواب: قادیانیوں کا حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ پر بہت بڑا اتہام ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت" کے مقر تھے۔ حضرت والا

نے کتاب تحذیر الناس ختم نبوت کے اثبات کے لیے لکھی اور اس میں ختم نبوت کے ناقابل تردید ولائل پیش کئے۔ اس کا موضوع ہی خاتمیت ذاتی و زمانی و مکانی کی حمایت و حفاظت ہے۔ تحذیر الناس کی صفحہ ۳ کی عبارت کو ہم عام فہم الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

خاتمیت کی تین اقسام ہیں (۱) خاتمیت مرتبی (۲) خاتمیت مکانی (۳) خاتمیت زمانی' حضرت نانوتوی نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتمیت کے تینوں مرتبوں کے ساتھ متصف ہیں۔ لیکن قابل غور یہ امر ہے کہ خاتمیت کے ان تینوں مراتب میں دلائل و براہین کے لحاظ سے اعلیٰ اور افضل یا بالفاظ دیگر بالذات و بالاصالت کون سا مرتبہ ہے؟ عوام تو یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ حضورؐ کا زمانہ سب انبیاء سے آخر تھا۔ صرف اس وجہ سے آپؐ خاتم الانبیا ہیں۔ اگر یہی ایک وجہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف و مجد زمانہ اور مکان کی وجہ سے ہوا حضورؐ کی وجہ سے زمان و مکان کا شرف نہ ہوا حالانکہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لحاظ سے ثابت ہوگا کہ حضور کی جلالت شان اور رفیع منزلت ذات کے مناسب حال بالذات خاتمیت مرتبی ہے اور اس اعلیٰ و افضل مرتبہ کے ساتھ خاتمیت زمانی بھی آپؐ کے لیے ثابت ہے اور خاتمیت مکانی بھی آپؐ پر ختم ہے۔

مرزائی محرفین نے اپنی روایتی چالبازی سے دھوکہ اور فریب دینے کے لیے "تحذیر الناس" کے صفحہ ۲۸ سے محولہ بالا ادھورا حوالہ نقل کر دیا۔ اگر وہ پوری عبارت نقل کر دیتے تو ان کی فریب دہی کا پردہ چاک ہو جاتا اور ان کے ٹریکٹ کے قارئین کو علم ہو جاتا کہ حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد کیا ہے۔ پوری عبارت یہ ہے۔

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل

نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیا کے افراد خارجی پر آپؐ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دو نامثبت خاتمیت ہے۔ معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں۔" ("تحذیر الناس" ص۲۸)

اس سے ظاہر ہے کہ یہاں خاتمیت ذاتی کا ذکر ہے خاتمیت زمانی کا نہیں۔ حضرت فرماتے ہیں اگر بالفرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا آپؐ کے بعد اور کوئی نبی ہو تب بھی آپ کی اس خاتمیت ذاتی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ رہی خاتمیت زمانی اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں اگر کوئی بدفہم اسکا مطلب یہ سمجھے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد اور نبی ہو سکتے ہیں تو حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک وہ کافر ہوگا اسی تحذیر الناس میں حضرت تحریر فرماتے ہیں "سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل **انت منی بمنزلہ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی او کما قال** جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی (ختم نبوت زمانی) کافر ہوگا۔" (تحذیر الناس ص۱۰)

کس قدر واضح الفاظ ہیں کہ خاتمیت زمانی کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ دوسری ضروریات دین اور قطعیات دین کا منکر کافر ہے۔

اس عبارت میں حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرضی اور تقدیری طور پر اگر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور اس مفروضہ کے لیے لفظ اگر پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ لفظ

بالفرض ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ تاکہ کسی مفسد کو دھوکا دینے کا موقع نہ مل سکے۔ اگر کوئی جاہل کہے کہ ایسے مفروضہ کی کیا ضرورت تھی تو اسے باری تعالیٰ کا ارشاد سنا دینا چاہئے۔ **قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (زخرف نمبر ۷)**

اے نبی آپ کہہ دیجئے اگر بالفرض خدا تعالیٰ کا بیٹا ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والوں میں ہوں گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کا فارسی ترجمہ کرتے ہیں۔

"بگو اگر بالفرض باشد خدارا فرزندے پس من نخستین عبادت کنندگان باشم"

مرزائی منطق کی رو سے اس آیت سے ثابت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونا ممکن ہے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ کے اس مفروض بیٹے کی عبادت کرنا بھی ممکن ہوگا (معاذ اللہ) کیا اس آیت کا یہی مفہوم ہے؟ ایک معمولی عقل والا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ فرضی اور تقدیری بات ہے نہ یہ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کیا جائے یا اسکے امکان پر اس آیت کو دلیل بنا کر لوگوں کو مغالطہ دیا جائے۔

حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔

۱۔ خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے۔ ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں" ("مناظرہ عجیبہ" مصنفہ حضرت نانوتوی" ص۳۹)

۲۔ "اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" ("مناظرہ عجیبہ" ص ۱۰۳)

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ پر اتہام

مرزائی اعتراض۔ جلیل القدر امام حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یعنی اگر صاحب زادہ ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح حضرت عمرؓ نبی بن

جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبع یا امتی نبی ہوتے جیسے عیسیٰ، خضر، الیاس علیہم السلام ہیں اور یہ صورت خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپؐ کا امتی نہ ہو۔" ("موضوعات کبیر" ص ۵۹)

جواب۔ اس حدیث کے ضعف کے متعلق ہم بلند پایہ محدثین کے اقوال نقل کر چکے ہیں۔ اس مجروح روایت میں حرف لو آیا ہے جو زبان عرب میں ناممکنات اور محالات کے لیے آتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ پیغمبروں کا نام لے کر اور باقی انبیاء علیہم السلام کا اجمالاً ذکر کر کے فرمایا۔

ولو اشرکو الحبط عنھم ما کانو یعملون ("سورہ انعام" آیت ۸۸)

اگر یہ پیغمبر بھی شرک کا ارتکاب کرتے تو ان کے تمام اعمال برباد ہو جاتے۔

اس آیت میں تعلیق بالمحال ہے یعنی حرف لو سے یہ مسئلہ فرضی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بالفرض اگر نبی بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے تو ان کے تمام اعمال اکارت اور ضائع ہو جاتے۔ کیا مرزائیوں کے مذہب میں اس سے یہ استدلال صحیح ہو گا کہ نبیوں سے بھی شرک ہو سکتا ہے؟ نعوذ باللہ منہ۔

حضرت ملا علی قاریؒ مندرجہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہیں۔

لا یحدث بعدہ نبی لانہ خاتم النبیین السابقین ولیہ ایما الی انہ لو کان بعدہٗ نبیٌ لکان علیا وھو لا ینا فی ماورد فی حق عمرؓ صریحا لان الحکم فرضی فکانہ قال لو تصور بعدی لکان جماعتہ من اصحابی انبیاء ولکن لا نبی بعدی و ھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لو عاش ابراھیم لکان نبیا ("مرقات" مصنفہ ملا علی قاری، ج پنجم، ص ۵۶۴)

ترجمہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی کیونکہ آپؐ پہلے نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اور یہ حدیث اور اسی طرح

وہ حدیث جو صراحت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہے۔ خاتم النبیین کی آیت کے منافی نہیں کیونکہ یہ حکم فرضی اور تقدیری طور پر ہے۔ گویا یہ کہا گیا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی تصور کیا جا سکتا تو میرے فلاں اور فلاں صحابی نبی ہوتے' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور یہی معنی اس حدیث کا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

توضیح فرما دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ تمام فرضی طور پر اور تقدیری طور پر بیان ہوئی ہیں۔ اگر بالفرض حضورؐ کے بعد اور کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابراہیمؑ ہوتے لیکن آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اس لیے یہ حضرات بھی نبی نہ ہو سکے۔ حضرت ملا علی قاری نے اپنے عقیدہ کے متعلق لکھا ہے۔

دعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع ("شرح فقہ اکبر" ص۲۰۲)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کفر ہے۔

مرزائی اعتراض۔"مودودی صاحب کے پیش کردہ اقوال کے قائلین میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کا آنا بند ہے۔ اگر ایسا ایک قول بھی مودودی صاحب پیش کر سکتے ہوں تو ہماری طرف سے انہیں چیلنج ہے مگر وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔(پمفلٹ' ص۵)

جواب۔یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت کاذبہ "امتی نبی" ہی کہلائیں گے۔ جیسا کہ مخبر صادق حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ھذا حدیث صحیح۔ (مشکوۃ کتاب الفتن)

یقیناً میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

مودودی صاحب آپ کے اس چیلنج کا جواب نہیں دیتے تو یہ ان کا اور آپ معاملہ ہے ہمیں اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ محتسب را وزدن خانہ چہ کار۔

اگر آپ کو ہمت ہے تو ہمیں چیلنج دیجئے دنیا دیکھے گی کہ ہم آپ کے مطالبہ کے پرخچے اڑا کر روز روشن میں آپ کو کیسے تارے دکھاتے ہیں۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

بزرگان امت کی نسبت مرزائی عقیدہ

مرزائی عامتہ المسلمین کو فریب دینے کی غرض سے بزرگان دین کا نام لیتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اکابرین امت کی نسبت ان کا عقیدہ یہ ہے۔

(۱) "بعض ناوان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ ابھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں ("ضمیمہ براہین احمدیہ" حصہ پنجم' ص۱۲۰' مرزا غلام احمد' "روحانی خزائن" ص۲۸۴' ج۲۱)

(۲) اس لیے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔" ("ملفوظات احمدیہ" ص۱۳۱' ج۱' مطبوعہ لاہور' ملفوظ مرزا غلام احمد)—— "ملفوظات احمدیہ" ربوہ و لندن' ص۱۴۲' ج۲)

(۳) "اقوال سلف وخلف کوئی مستقل حجت نہیں" ("ازالہ اوہام" مصنفہ مرزا غلام احمد' ص۵۲۸' "روحانی خزائن" ص۳۸۹' ج۳)

(۴) "امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے؟" ("ازالہ اوہام" ص۱۲' "روحانی خزائن" ص۱۷۲' ج۳)

(۵) "ہمارے مخالف سخت شرمندہ اور لاجواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھالی۔" ("ضمیمہ براہین احمدیہ" حصہ پنجم، مصنفہ مرزا غلام احمد، ص۱۲۴، "روحانی خزائن" ص۲۹۰، ج۲۱)

یہ ہے صحابہؓ آئمہ اور اولیائے امت کی نسبت مرزائیوں کا عقیدہ؛ کہ (نعوذ باللہ من ذلک) انہیں یہود سے مشابہت دی گئی اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ قادیانی نبوت کی حفاظت کے لیے (معاذ اللہ) انہیں مثیل یہود کے اقوال کو پناہ گاہ بنایا گیا ہے۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ۔

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس میں تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

(فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)